امامیہ مشن لکھنؤ کی گیارہویں دینی خدمت

امامتِ ائمۂ اثنا عشر و قرآن

از قلم حقیقت رقم

حضرت سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ

مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس و کشور اسٹیم پریس لکھنؤ

(ربیع الاول ۱۳۵۲ھ)

من یکفرو به فاولٰئک ھم الخاسرون ۔ والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون وغیرہ وغیرہ۔

چوتھی بات "جو کوئی بات میں نے نہ کہی ہو وہ کہے تو قتل کیا جائیگا" اس معیار کے متعلق یوں کی طور پر ارشاد ہوا لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین ۔ ان تمام اوصاف کو لفظ بلفظ قرآن مجید نے جناب رسالتمآب کیلئے ثابت کرتے ہوئے بلند آواز سے یہ اعلان کیا کہ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا "ہم نے تمہاری طرف اپنا رسول تمہارے اوپر حاضر و ناظر بنا کر ویسا مبعوث کیا جیسا فرعون کی جانب رسول حضرت موسیٰ کو مبعوث کیا تھا۔

اب توریت و انجیل کے مندرجہ بشارات اور قرآن کے اندر لفظ بلفظ مطابقت ہونے سے واضح ہوا کہ جناب رسالتمآب حضرت موسیٰ کے مثیل و شبیہ تھے اور آپ نے امت حضرت رسولؐ کو بھی امت حضرت موسیٰ سے شباہت دی ہے۔

(۴)

حضرت موسیٰ کی قوم میں ائمہ کا خدا کی طرف سے تقرر

جناب قدس الٰہی نے بہت واضح لفظوں میں اس امر کو بیان فرمایا کہ اس نے حضرت موسیٰ کی قوم میں اپنی جانب سے امام مقرر فرمائے تھے ۔ ارشاد ہوا کہ ولقد آتینا

موسیٰ الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ وجعلناہ ھدی لبنی اسرائیل وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون "ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی پس تم کو شک نہ ہونا چاہیے اس میں اور ہم نے اس کتاب کو ہدایت قرار دیا بنی اسرائیل کے لیے اور ہم نے ان میں کچھ امام مقرر کیے جو ہمارے امر و حکم کے تحت میں لوگوں کی ہدایت کریں جبکہ انہوں نے صبر کیا اور وہ ہمارے آیات پر یقین رکھتے تھے"

اس سے طرح یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی جانب سے امام مقرر فرمائے تھے اسی طرح ان امام کی شان بھی معلوم ہو گئی کہ یہدون بامرنا یعنی ان کے ہدایات و احکام سب کے سب خدا کی مرضی اور اس کے احکام ہی کے تحت میں ہوتے ہیں اور ان سے غلطی و جرم خداوندی کی نافرمانی کبھی نہیں ہوتی۔

اور یہ نتیجہ ہی تھی درجہ پاک نفسی کا جس کا نام عصمت ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ خداوند عالم نے جس طرح امت کے تقرر کا اعلان فرمایا اسی طرح ان کی عصمت کا اظہار بھی فرما دیا ہے۔۔

۵۱

قوم حضرت موسیٰ کے نقبا و سرداران کی تعداد

ولقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل وبعثنا منھم اثنی عشر نقیبا

وقال الله انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ واٰتیتم الزکوٰۃ واٰمنتم برسلی وعزرتموھم واقرضتم الله قرضاً حسناً لاکفرن عنکم سیٰاتکم ولادخلنکم جنٰت تجری من تحتہا الانہار فمن کفر بعد ذٰلک منکم فقد ضل سواء السبیل۔ "خداوند عالم نے بنی اسرائیل کا عہد و پیمان لیا اور اُن میں سے بارہ نقیب مقرر کئے اور خدا نے بنی اسرائیل سے کہا کہ میں تمہارے ساتھ حاضر و ناظر ہوں اگر تم نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ دی اور میرے مقرر کردہ رسولوں پر ایمان لائے اور اُن کی تائید کی اور خدا کو تم نے قرض حسن دیا تو میں تمہارے گناہوں کا کفارہ قبول کروں گا اور تم کو داخل کروں گا اُن بہشتوں میں کہ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی لیکن جس نے انکار کیا وہ یقیناً راہ راست سے علیحدہ ہو گیا"۔

اس میں خداوند عالم نے اسبات کا اعلان فرمایا ہے کہ قوم موسیٰ میں نقبا کی تعداد بارہ تھی اور یہ کہ بنی اسرائیل سے ان کے اتباع اور پیروی کا عہد لیا گیا اور اُنکی تائید و تقویت پر جنت کا وعدہ اور مخالفت کی صورت میں ہلاکت کا پیغام دیا گیا۔

اسکے ساتھ یہ بھی یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ جس طرح قرآن مجید نے بنی اسرائیل کے نقبا کی تعداد بارہ بتلا کر کسی خاص حقیقت کی طرف رہنمائی کی ہے توریت نے بھی صریحی طور پر اولاد حضرت اسمٰعیل میں بارہ امام ہونیکی خبر دی ہے۔ ملاحظہ ہو سفر تکوین باب ۱۷ آیت ۲۰ ارشاد باری ہے حضرت ابراہیم سے؛

"اور اسمٰعیل میں نے اُسکے حق میں تیری بات سنی۔ دیکھ اب میں اُسکو برکت دونگا

اور اُس کو بابرکت کروں گا اور بہت افزائش دوں گا اور اُس کی بابت زمیں پیدا ہونگے
اور میں اُس کو بڑی قوم بناؤں گا۔"

(۶)

حضرت موسیٰ کے جانشین انکے بھائی ہارون

اس امر کا قرآن مجید میں متعدد سورتوں کی تذکرہ ہے کہ حضرت موسیٰ کے جانشین اور وزیر انکے بھائی ہارون تھے چنانچہ ارشاد ہوا۔ ولقد اتینا موسیٰ الکتاب وجعلنا معہ اخاہ ھٰرون وزیرا "ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اُن کے بھائی ھٰرون کو اُن کا وزیر منتخب کیا"۔

ایک موقع پر حضرت موسیٰ کی دعا اور اسکی قبولیت کا تذکرہ فرمایا ہے قال رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھٰرون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا قال قد اوتیت سؤلک یاموسیٰ "(موسیٰ نے) کہا کہ بارالہا میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرے معاملہ کو آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کو کھولدے کہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے لئے میرے گھرانے میں سے وزیر مقرر کر میرے بھائی ھٰرون کو، اسکے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں اُسکو میرا شریک بنا تاکہ

ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں اور تیری یاد کریں تو تو ہمیشہ سے ہماری حالت کا نگران رہا ہے۔ خدا نے فرمایا اے موسیٰ میں نے تمہاری خواہش کو قبول کیا"۔

اس میں صاف اُمت رسولؐ کو اس امر سے باخبر کیا گیا ہے کہ امت موسیٰ میں جو موسیٰ کی قائمقامی کیلئے تجویز ہوئے تھے وہ کوئی غیر نہیں موسیٰ کے بھائی تھے۔

(۷)

اس اُمت میں بھی رسول کے بعد کچھ خدا کی طرف سے منتخب شدہ ہیں

ارشاد ہوتا ہے "والذی اوحینا الیک من الکتاب ھو الحق مصدقا لما بین یدیہ ان اللہ بعبادہ لخبیر بصیر ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا" "یہ جو ہم نے تمہاری طرف کتاب بطور وحی اتاری ہے یہ حق ہے اور اپنے پیش رو کتب کی تصدیق کرنیوالی ہے، بیشک خدا اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور نگران ہے، پھر اسکے بعد ہم نے اس کتاب کا وارث قرار دیا ہے ان لوگوں کو جنھیں ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کیا ہے"۔

یہ اصطفا وہی ہے جو ہمیشہ خدا کی جانب سے مقرر شدہ منصب کا پتہ دیتا رہا ہے ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس۔ یہی اصطفا وہ ہے جو رسالتمآبؐ کے اوصاف کا جوہر بنکر حضرتؐ کے القاب میں

محمد المصطفےٰ کے گرانقدر عنوان سے نمایاں نظر آرہا ہے، وہ خدائی انتخاب ہے اور آپ کا امت رسول میں پتہ دیا گیا ہے کچھ محدود افراد کے متعلق اور معلوم ہوتا ہے کہ انہی کو قرآن مجید کا وارث یعنی اسکی تبلیغ و تعلیم تفسیر و تاویل کا ذمہ دار اور حقیقی حقدار قرار دیا گیا ہے۔

(۸)

سلسلۂ انتخاب میں ذریت کا استحقاق

اور

نوح و ابراہیم کی نظیر

جناب قدرت الٰہی نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا ہے وَالَّذِینَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ "وہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور انکی ذریت بھی انکے نقش قدم پر چلتی ہے تو ہم ان کے مراتب مدارج میں انکی ذریت کو شریک قرار دیتے ہیں"۔

ایمان و معرفت باری کے مدارج و مراتب ہیں اور ہر ایک کے کچھ خصوصیات و نتائج ہیں اور بلند ترین درجہ نبی و رسول کا ہوتا ہے جسکے نتیجہ میں اس کو منجانب حضرت احدیت پیشوائی خلق حاصل ہوتی ہے اور اسی پیشوائی خلق کا کسی دوسرے کی طرف منتقل ہونا وصایت و خلافت اور جانشینی و امامت ہے، بیشک آیت کا تقاضا ہے کہ کسی نبی و رسول و پیشوائے خلق کے بعد وصیت تبکہ اسکی ذریت بھی اسکے نقش قدم پر چلنے والی اور مرتبت مومن ہو تو اسکی جانشینی و قائم مقامی کا استحقاق اغیار کی بہ نسبت اسکی ذریت کو

حاصل ہوگا۔ نظام مقررۂ الٰہی یہی ہے اور سنت مستمرہ ربانی اسی کی مقتضی ہے و لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا۔ اسکی نظیر کو بھی حضرت احدیت عز اسمہٗ نے امت رسالتمآبؐ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے ولقد ارسلنا نوحا وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب "ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور (انکے بعد) انکی ذریت میں نبوت وکتاب کو باقی رکھا"۔

اس سے صاف ظاہر ہوا کہ نوح وابراہیم کی جانشینی انکے بعد انکی ذریت کو عطا کی گئی وہ بحیثیت نبوت تھی اسلئے کہ نوح وابراہیم پر نبوت کا خاتمہ نہوا تھا، اب اگر ختم نبوت کی بنا پر نبوت نہیں تو کتاب تو باقی ہے جسکی وراثت کے انتخاب کا خدا نے اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا کہکر اظہار فرمایا ہے۔ اس غرض سے جانشینی کیلئے ذریت کا استحقاق فراموش ہونیکے قابل نہیں ہے۔

(۹)

ہر زمانہ کی لوگوں کیلئے امام ہے

جناب احدیت نے ارشاد فرمایا ہے یوم ندعو کل اناس بامامھم "وہ دن جب ہم ہر زمانہ کے لوگوں کو ان کے امام کیساتھ بلائینگے"۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر زمانہ کے لوگوں کیلئے کوئی امام ہے اور امام کے ساتھ بلانے کی غرض ان لوگوں کا سوائے اسکے کوئی نہیں جسکا خداوند عالم نے کچھ اشخاص سے خطاب کرکے اظہار فرمایا ہے

"جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا" "ہم نے تم کو امت وسط یعنی نیز اخلاق واوصاف میں حد اعتدال پر قائم رہنے والی جماعت قرار دیا ہے تاکہ تم لوگون کے اعمال کے گواہ ہو اور رسول تم سب کے اوپر گواہ"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اشخاص جو لوگون کے ساتھ بلائے جائینگے وہ ہین جو رسول کے ماتحت اور تمام امت کے رئیس وحاکم ہین اور انہی کو امام کہا جاسکتا ہے۔

انہی کی معیت اور اتباع کا ہر زمانہ والون کو حکم دیا گیا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین "خدا سے تقوی اختیار کرو اور صادقین کے ساتھ رہو"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ مین ایسا وجود ہے کہ جو صدق فی القول والعمل کیساتھ حقیقی معنی مین عصمت کے مرادف ہے متصف ہو۔

اسی کے ساتھ حجت خدا تمام ہوتی ہے اور یہی حقیقی رہنمائے امت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے انما انت منذر ولکل قوم ھاد "تم (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والے (پیغمبر) ہو اور نسل انسانی کے ہر طبقہ کیلئے ایک رہنما ہے"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نسل انسانی کے ہر طبقہ کیلئے ایک رہنمائے حقیقی کا وجود یقینی ہے

ع اسکے حقیقی معنی سوائے "معصوم" کے اور کچھ نہین ہوسکتے۔